روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 6 دسمبر 2012ء 21 محرم 1434 ہجری 6 فتح 1391 ھش جلد 62-97 نمبر 281

مومن کی خوبی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مومن طعن کرنے والا، اور لعنت بکنے والا، اور فحش گو اور بدزبان نہیں ہوتا۔

(الادب المفرد باب العیاب حدیث نمبر:332)

اخلاق عالیہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ

حضرت سید عزیز الرحمٰن بریلوی بیان کرتے ہیں:

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے خاندان کے ایک شخص نے جو مخالف تھا۔ ہمارے کچھ گڈے پر کوئی چیز لدی ہوئی تھی چھین لئے اور گالیاں بھی دیں۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب (نانا جان) کو اس پر بڑا غصہ آیا۔ وہ چاہتے تھے کہ اس مخالف کو سزا دیں لوگوں نے کہا کہ اگر حضرت صاحب اجازت دے دیں تو ہم ابھی معاملہ درست کر لیں گے۔

حضرت میر صاحب غصے کی حالت میں حضرت اقدس کے حضور گئے اور سارا واقعہ بتلایا اور عرض کی کہ ہم ان سے بدلہ لینا چاہتے ہیں۔

حضرت اقدس اس وقت ایک خط ملاحظہ فرما رہے تھے جو بیرنگ آیا تھا۔ وہ گالیوں سے بھرا ہوا تھا وہ خط حضور نے میر صاحب کو دکھایا اور فرمایا کہ لوگ ہم کو لفافے بھر بھر کے گالیاں دیتے ہیں (چونکہ وہ لفافے بیرنگ ہوتے تھے) اور ہم محصول ادا کر کے گالیاں مول لیتے ہیں۔ آپ سے بغیر پیسے کے بھی گالیاں نہیں لی جاتیں۔

اس طرح سے حضرت میر صاحب کا بھی غصہ جاتا رہا اور وہ حضور کے بلند اخلاق کو دیکھ کر حیران ہو گئے۔

(الحکم قادیان 14 دسمبر 1934ء)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بیعت کرنے والوں کے لئے جو دس شرائط مقرر فرمائیں ان میں چوتھی شرط ان الفاظ میں تھی کہ:

عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ ہاتھ سے نہ زبان سے نہ کسی اور طرح سے۔ (اشتہار تکمیل تبلیغ 12 جنوری 1889ء)

اسی طرح ان شرائط میں نویں شرط یہ ہے۔

''تمام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چلے گا اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔''

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کے لئے مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔......... میں حلفاً کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ مجھے کسی قوم سے دشمنی نہیں۔ ہاں جہاں تک ممکن ہے ان کے عقائد کی اصلاح چاہتا ہوں اور اگر کوئی گالیاں دے تو ہمارا شکوہ خدا کی جناب میں ہے نہ کسی اور عدالت میں اور باایں ہمہ نوع انسان کی ہمدردی ہمارا حق ہے۔ (سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد 12 ص 28)

رفقاء کا نیک نمونہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رفقاء حضرت مسیح موعود کے نیک نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں۔

''ایک واقعہ ہے حضرت اقدس مسیح موعود 1892ء میں جالندھر تشریف لے گئے تھے۔ حضور کی رہائش بالائی منزل پر تھی۔ کسی خادمہ نے گھر میں حقہ رکھا اور چلی گئی اسی دوران حقہ گر پڑا اور بعض چیزیں آگ سے جل گئیں۔ حضور نے اس بات پر حقہ پینے والوں سے ناراضگی اور حقہ سے نفرت کا اظہار فرمایا۔ یہ خبر نیچے احمدیوں تک پہنچی جن میں سے کئی حقہ پیتے تھے اور ان کے حقے بھی مکان میں موجود تھے۔ انہیں جب حضور کی ناراضگی کا علم ہوا تو سب حقہ والوں نے اپنے حقے توڑ دیئے اور حقہ پینا ترک کر دیا۔ جب عام جماعت کو بھی معلوم ہوا کہ حضور حقہ کو ناپسند فرماتے ہیں تو بہت سے باہمت احمدیوں نے حقہ ترک کر دیا''۔ (خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 379)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ضرورت انسپکٹران مال

(وقف جدید انجمن احمدیہ)

وقف جدید انجمن احمدیہ میں انسپکٹران مال کی آسامیوں کیلئے مخلص، محنتی اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے احباب سے درخواستیں مطلوب ہیں۔

1۔ امیدوار کی تعلیم کم از کم انٹرمیڈیٹ اور کم از کم 45 فیصد ہونے ضروری ہیں۔

2۔ امیدوار اپنی درخواستیں امیر صاحب/ صدر صاحب جماعت کی سفارش، اپنی تعلیمی اسناد کی نقول، ایک عدد پاسپورٹ سائز تصویر اور مکمل کوائف کے ساتھ ناظم مال وقف جدید ربوہ کے نام مورخہ 10 جنوری 2013ء تک ارسال کریں۔ (ناظم مال وقف جدید)

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 24

دیباچہ تفسیر القرآن۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور خلق عظیم

بنوقریظہ کی غداری

چونکہ مدینہ کا ایک کافی حصہ خندق سے محفوظ تھا اور دوسری طرف کچھ پہاڑی ٹیلے، کچھ پختہ مکانات اور کچھ باغات وغیرہ تھے، اس لئے فوج یکدم حملہ نہیں کرسکتی تھی۔ پس اُنہوں نے مشورہ کر کے یہ تجویز کی کہ کسی طرح یہود کا تیسرا قبیلہ جو ابھی مدینہ میں باقی تھا اور جس کا نام بنوقریظہ تھا اپنے ساتھ ملا لیا جائے اور اس ذریعہ سے مدینہ تک پہنچنے کا راستہ کھولا جائے۔ چنانچہ مشورہ کے بعد حیی ابن اخطب جو جلاوطن کردہ بنونضیر کا سردار تھا اور جس کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے سارا عرب اکٹھا ہو کر مدینہ پر حملہ آور ہوا تھا اُسے کفّار کی فوج کے کمانڈر ابوسفیان نے اس بات پر مقرر کیا کہ جس طرح بھی ہو بنوقریظہ کو اپنے ساتھ شامل کرو، چنانچہ حیی ابن اخطب یہودیوں کے قلعوں کی طرف گیا اور اُس نے بنوقریظہ کے سرداروں سے ملنا چاہا۔ پہلے تو اُنہوں نے ملنے سے انکار کیا لیکن جب اُس نے اُن کو سمجھایا کہ اِس وقت سارا عرب مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے آیا ہے اور یہ بستی سارے عرب کا مقابلہ کسی صورت میں نہیں کرسکتی اِس وقت جو لشکر مسلمانوں کے مقابل پر کھڑا ہے اُس کو لشکر نہیں کہنا چاہئے بلکہ ایک ٹھاٹھیں مارنے والا سمندر کہنا چاہئے تو اِن باتوں سے اُس نے بنوقریظہ کو آخر غداری اور معاہدہ شکنی پر آمادہ کر دیا اور یہ فیصلہ ہوا کہ کفّار کا لشکر سامنے کی طرف سے خندق پار ہونے کی کوشش کرے اور جب وہ خندق پار ہونے میں کامیاب ہو جائیں گے تو بنوقریظہ مدینہ کی دوسری طرف سے مدینہ کے اُس حصہ پر حملہ کر دیں گے جہاں عورتیں اور بچے ہیں جو بنوقریظہ پر اعتبار کر کے بغیر حفاظت کے چھوڑ دیئے گئے تھے اور اس طرح مسلمانوں کی مقابلہ کی طاقت بالکل کچلی جائے گی اور ایک ہی دم میں مسلمان مرد، عورتیں اور بچے سب مار دیئے جائیں گے۔ یہ یقینی بات ہے کہ اگر اِس تدبیر میں تھوڑی بہت کامیابی بھی کفّار کو ہو جاتی تو مسلمانوں کے لئے کوئی جگہ حفاظت کی باقی نہیں رہتی تھی۔ بنوقریظہ مسلمانوں کے حلیف تھے اور اگر وہ کھلی جنگ میں شامل نہ بھی ہوتے تب بھی مسلمان یہ امید کرتے تھے کہ اُن کی طرف سے ہو کر مدینہ پر کوئی حملہ نہیں کر سکے گا۔ اسی وجہ سے اُن کی طرف کا حصہ بالکل غیر محفوظ چھوڑ دیا گیا تھا۔ بنوقریظہ اور کفّار نے بھی اس صورت حالات کا جائزہ لیتے ہوئے یہ فیصلہ کر دیا تھا کہ جب بنوقریظہ کفّار کے ساتھ مل گئے تو وہ کھلے بندوں کفّار کی مدد نہ کریں تا ایسا نہ ہو کہ مسلمان مدینہ کی اُس طرف کی حفاظت کا بھی کوئی سامان کر لیں جو بنوقریظہ کے علاقہ کے ساتھ ملتی تھی۔ یہ تدبیر نہایت ہی خطرناک تھی۔ مسلمانوں کو غافل رکھتے ہوئے کسی ایسے وقت میں بنوقریظہ کا دشمن کے ساتھ جا ملنا جبکہ اسلامی فوج پر کفّار کی فوج کا زبردست دھاوا ہو رہا ہو مدینہ کی اس طرف کی حفاظت کو جس طرف بنوقریظہ کے قلعے واقعہ تھے بالکل ناممکن بنا دیتا تھا۔ دو طرف سے مسلمانوں پر حملہ کر سکنے کا امکان پیدا ہو جانے کے بعد مکہ کے لشکر نے خندق پر حملہ شروع کیا۔ پہلے چند دن تو اُن کی سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ وہ خندق سے کس طرح گزریں، لیکن دو چار دن کے بعد اُنہوں نے یہ تدبیر نکالی کہ تیرانداز اونچی جگہوں پر کھڑے ہو کر اُن مسلمان دستوں پر تیراندازی شروع کر دیتے تھے جو خندق کی حفاظت کے لئے خندق کے ساتھ ساتھ تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر بٹھائے گئے تھے۔ جب تیروں کی بوچھاڑ کی وجہ سے مسلمان پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو جاتے تو اعلیٰ درجہ کے گھوڑ سوار خندق کو پھاندنے کی کوشش کرتے۔ خیال کیا گیا تھا کہ اِس قسم کے متواتر حملوں کے نتیجہ میں کوئی نہ کوئی جگہ ایسی نکل آئے گی کہ جہاں سے پیدل فوج زیادہ تعداد میں خندق پار ہو سکے گی۔ یہ حملے اتنی کثرت کے ساتھ کئے جاتے تھے اور اِس طرح متواتر کئے جاتے تھے کہ بعض دفعہ مسلمانوں کو سانس لینے کا بھی موقع نہیں ملتا تھا۔ چنانچہ ایک دن حملہ اتنا شدید ہو گیا کہ مسلمانوں کی بعض نمازیں وقت پر ادا نہ ہو سکیں جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا صدمہ ہوا کہ آپ نے فرمایا خدا کفّار کو سزا دے اُنہوں نے ہماری نمازیں ضائع کیں۔

گو میں نے یہ واقعہ دشمنوں کے حملوں کی شدت ظاہر کرنے کیلئے بیان کیا ہے، لیکن اس سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق پر ایک بہت بڑی روشنی پڑتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ عزیز ترین چیز آپ کے لئے خدا تعالیٰ کی عبادت تھی جبکہ دشمن چاروں طرف سے مدینہ کو گھیرے ہوئے تھا۔ جبکہ مدینہ کے مرد تو الگ رہے اُن عورتوں اور بچوں کی جانیں بھی خطرہ میں تھیں۔ جب ہر وقت مدینہ کے لوگوں کا دل دھڑک رہا تھا کہ دشمن کسی طرف سے مدینہ کے اندر داخل نہ ہو جائے اُس وقت بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش یہی تھی کہ خدا تعالیٰ کی عبادت اپنے وقت پر عمدگی کے ساتھ ادا ہو جائے۔ مسلمانوں کی عبادت یہودیوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں کی طرح ہفتہ میں کسی ایک دن نہیں ہوا کرتی بلکہ مسلمانوں کی عبادت دن رات میں پانچ دفعہ ہوتی ہے۔ ایسے خطرناک وقت میں تو دن میں ایک دفعہ بھی نماز ادا کرنا انسان کے لئے مشکل ہے چہ جائیکہ پانچ وقت اور پھر عمدگی کے ساتھ با جماعت نماز ادا کی جائے۔ مگر ان خطرناک ایام میں بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پانچوں نمازیں اپنے وقت پر ادا کرتے تھے اور اگر ایک دن دشمن کے شدید حملہ کی وجہ سے آپ اپنے ربّ کا نام اطمینان اور آرام سے اپنے وقت پر نہ لے سکے تو آپ کو شدید تکلیف پہنچی۔

اُس وقت سامنے سے دشمن حملہ کر رہا تھا اور پیچھے سے بنوقریظہ اس بات کی تاک میں تھے کہ کوئی موقع مل جائے تو بغیر مسلمانوں کے شبہات کو اُبھارنے کے وہ مدینہ کے اندر گھس کر عورتوں اور بچوں کو قتل کر دیں۔ چنانچہ ایک دن بنوقریظہ نے ایک جاسوس بھیجا تا کہ وہ معلوم کرے کہ عورتیں اور بچے اکیلے ہی ہیں یا کافی تعداد سپاہیوں کی اُن کی حفاظت کے لئے مقرر ہے۔ جس خاص احاطہ میں وہ خاص خاص خاندان جن کو دشمن سے زیادہ خطرہ تھا جمع کر دیئے گئے تھے اُس کے پاس اُس جاسوس نے آ کر منڈلانا اور چاروں طرف دیکھنا شروع کیا کہ مسلمان سپاہی کہیں اِردگرد میں پوشیدہ تو نہیں ہیں۔ وہ ابھی اسی ٹوہ میں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہؓ نے اُسے دیکھ لیا۔ اتفاقاً اُس وقت صرف ایک ہی مسلمان مرد وہاں موجود تھا اور وہ بھی بیمار تھا۔ حضرت صفیہؓ نے اُسے کہا کہ یہ آدمی دیر سے عورتوں کے علاقہ میں پھر رہا ہے اور جانے کا نام نہیں لیتا اور چاروں طرف دیکھتا پھرتا ہے پس یہ یقیناً جاسوس ہے تم اس کا مقابلہ کرو ایسا نہ ہو کہ دشمن پورے حالات معلوم کر کے اِدھر حملہ کر دے۔ اُس بیمار صحابی نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ تب حضرت صفیہؓ نے خود ایک بڑا بانس لے کر اُس شخص کا مقابلہ کیا اور دوسری عورتوں کی مدد سے اُس کو مارنے میں کامیاب ہو گئیں۔ آخر تحقیقات سے معلوم ہوا کہ وہ یہودی تھا اور بنوقریظہ کا جاسوس تھا۔ تب تو مسلمان اور بھی زیادہ گھبرا گئے اور سمجھے کہ اب مدینہ کی یہ طرف بھی محفوظ نہیں۔ مگر سامنے کی طرف سے دشمن کا اتنا زور تھا کہ اب وہ اس طرف کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں کر سکتے تھے لیکن باوجود اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی حفاظت کو مقدم سمجھا اور جیسا کہ اُوپر لکھا جا چکا ہے بارہ سَو سپاہیوں میں سے پانچ سَو کو عورتوں کی حفاظت کے لئے شہر میں مقرر کر دیا اور خندق کی حفاظت اور اٹھارہ بیس ہزار لشکر کے مقابلہ کے لئے صرف سات سَو سپاہی رہ گئے۔ اِس حالت میں بعض مسلمان گھبرا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! حالات نہایت خطرناک ہو گئے ہیں۔ اب بظاہر مدینہ کے بچنے کی کوئی امید نظر نہیں آتی، آپ اِس وقت خدا تعالیٰ سے خاص طور پر دعا کریں اور ہمیں بھی کوئی دعا سکھلائیں جس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کا فضل ہم پر نازل ہو۔ آپ نے فرمایا تم لوگ گھبراؤ نہیں تم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرو کہ تمہاری کمزوریوں پر وہ پردہ ڈالے اور تمہارے دلوں کو مضبوط کرے اور گھبراہٹ کو دور فرمائے۔ اور پھر آپ نے خود بھی اس طرح دعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتٰبِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اِھْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَزَلْزِلْھُمْ اور اسی طرح یہ دعا فرمائی۔

یَا صَرِیْخَ الْمَکْرُوْبِیْنَ یَامُجِیْبَ الْمُضْطَرِّیْنَ اکْشِفْ ھَمِّیْ وَ غَمِّیْ وَکَرْبِیْ فَاِنَّکَ تَرٰی مَانَزَلَ بِیْ وَ بِاَصْحَابِیْ اے اللہ! جس نے قرآن کریم مجھ پر نازل کیا ہے جو بہت جلدی اپنے بندوں سے حساب لے سکتا ہے یہ گروہ جو جمع ہو کر آئے ہیں اِن کو شکست دے۔ اے اللہ! میں پھر عرض کرتا ہوں کہ تو انہیں شکست دے اور ہمیں اِن پر غلبہ دے اور اُن کے ارادوں کو متزلزل کر دے۔ اے دردمندوں کی دعا سننے والے! اے گھبراہٹ میں مبتلا لوگوں کی پکار کا جواب دینے والے! میرے غم اور میری فکر اور میری گھبراہٹ کو دُور کر کیونکہ تو اِن مصائب کو جانتا ہے جو مجھے اور میرے ساتھیوں کو درپیش ہیں۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم محمد طاہر ندیم صاحب۔ عربی ڈیسک یو۔کے

مصالح العرب۔عرب اور احمدیت

(قسط نمبر 46)

ایم ٹی اے 3 العربیۃ

اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَر اور ردّ عیسائیت پر مشتمل پروگراموں کا سلسلہ ابھی جاری تھا کہ ایم ٹی اے 3 العربیۃ کا اجراء عمل میں آیا جس پر دیگر پروگرامز کے علاوہ اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَر بھی چلتا رہا اور بفضل اللہ تعالیٰ آج تک بڑی کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔ اس میں عیسائیت کے ردّ میں پروگراموں کے علاوہ مختلف اختلافی مسائل اور موضوعات پر بحث ہوئی جن کے بارہ میں تفصیلی طور پر بعد میں لکھا جائے گا۔

حضرت مسیح موعود کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے میڈیا کے عظیم الشان انقلاب کی طرف بڑے لطیف پیرائے میں اشارہ فرمایا ہے۔ آپ نے اپنی پہلی کتاب براہین احمدیہ میں نئی ایجادات اور سرعت ِوسائلِ رسل ورسائل واِتّصالات کی وجہ سے دنیا کے گلوبل ویلیج یا ایک ملک بن جانے کا ذکر فرمایا ہے، جس کی بنا پر پرانے زمانوں میں دعوت الی اللہ وتبشیر کا سالوں میں ہونے والا کام اب محض چند ایام میں ہونا ممکن ہو گیا ہے۔ اس اقتباس میں مجموعی طور پر نئی ایجادات کا دین حق کی دعوت الی اللہ اور اسے تمام دنیا پر غالب کرنے میں اہم کردار کھل کر سامنے آجاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''روحانی طور پر دین......کا غلبہ جو حجج قاطعہ اور براہین ساطعہ پر موقوف ہے اس عاجز کے ذریعہ سے مقدر ہے۔ گو اس کی زندگی میں یا بعد وفات ہو۔ اور اگرچہ دین......اپنے دلائل حقہ کے رو سے قدیم سے غالب چلا آیا ہے اور ابتدا سے اس کے مخالف رسوا اور ذلیل ہوتے چلے آئے ہیں۔ لیکن اس غلبہ کا مختلف فرقوں اور قوموں پر ظاہر ہونا ایک ایسے زمانہ کے آنے پر موقوف تھا کہ جو بباعث کھل جانے راہوں کے تمام دنیا کو ممالک متحدہ کی طرح بناتا ہے اور ایک ہی قوم کے حکم میں داخل کرتا ہے۔ اور اندرونی اور بیرونی طور پر تعلیم حقانی کے لئے نہایت مناسب اور موزون ہو۔ سو اب وہی زمانہ ہے کیونکہ بباعث کھل جانے راستوں اور مطلع ہونے ایک قوم کے دوسری قوم سے اور ایک ملک کے دوسرے ملک سے سامان دعوت الی اللہ کا بوجہ احسن میسر آ گیا ہے اور بوجہ انتظام ڈاک وریل وتار وجہاز ووسائل متفرقہ اخبار وغیرہ کے دینی تالیفات کی اشاعت کے لئے بہت سی آسانیاں ہوگئی ہیں۔ غرض بلاشبہ اب وہ وقت پہنچ گیا ہے کہ جس میں تمام دنیا ایک ہی ملک کا حکم پیدا کرتی جاتی ہے۔ اور بباعث شائع اور رائج ہونے کئی زبانوں کے تفہیم تفہم کے بہت سے ذریعے نکل آئے ہیں اور غیریت اور اجنبیت کی مشکلات سے بہت سی سبکدوشی ہوگئی ہے(۔) خلاصہ کلام یہ کہ اس زمانہ میں ہریک ذریعہ اشاعت دین کا اپنی وسعت تامہ کو پہنچ گیا ہے(۔) ماسوا اس کے یہ زمانہ اشاعت دین کے لئے ایسا مددگار ہے کہ جو امر پہلے زمانوں میں سوسال تک دنیا میں شائع نہیں ہوسکتا تھا۔ اب اس زمانہ میں وہ صرف ایک سال میں تمام ملکوں میں پھیل سکتا ہے۔ اس لئے (۔) ہدایت اور ربانی نشانوں کا نقارہ بجانے کے لئے اس قدر اس زمانہ میں طاقت وقوت پائی جاتی ہے جو کسی زمانہ میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ صدہا وسائل جیسے ریل وتار واخبار وغیرہ اسی خدمت کے لئے ہروقت طیار ہیں کہ تا ایک ملک کے واقعات دوسرے ملک میں پہنچاویں۔ سو بلاشبہ معقولی اور روحانی طور پر دین(۔) کے دلائل حقیقت کا تمام دنیا میں پھیلنا ایسے ہی زمانہ پر موقوف تھا اور یہی باسامان زمانہ اس مہمان عزیز کی خدمت کرنے کے لئے من کل الوجوہ اسباب مہیا رکھتا ہے۔ پس خداوند تعالیٰ نے اس احقر عباد کو اس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشان آسمانی اور خوارق غیبی اور معارف وحقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیمات حقہ قرآنیہ کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرماوے اور اپنی حجت ان پر پوری کرے............غرض خداوند کریم نے جو اسباب اور وسائل اشاعت دین کے اور دلائل اور براہین اتمام حجت کے محض اپنے فضل وکرم سے اس عاجز کو عطا فرمائے ہیں وہ اُمم سابقہ میں سے آج تک کسی کو عطا نہیں فرمائے۔ اور جو کچھ اس بارہ میں توفیقات غیبیہ اس عاجز کو دی گئی ہیں وہ ان میں سے کسی کو نہیں دی گئیں۔ ......اس نے اپنے تفضلات وعنایات سے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ روز ازل سے یہی قرار یافتہ ہے کہ آیت متذکرہ بالا اور نیز آیت وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ کا روحانی طور پر مصداق یہ عاجز ہے، اور خدا تعالیٰ ان دلائل وبراہین کو اور ان سب باتوں کو کہ جو اس عاجز نے مخالفوں کے لئے لکھے ہیں خود مخالفوں تک پہنچا دے گا اور ان کا عاجز اور لاجواب ومغلوب ہونا دنیا میں ظاہر کر کے مفہوم آیت متذکرہ بالا کا پورا کر دے گا''۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 594)

علاوہ ازیں حضور نے مسیح موعود کے متعلق احادیث نبویہ میں مذکور لفظِ ''نُزُوْل'' کی شرح میں بعض بڑے دقیق رنگ میں اشارے فرمائے ہیں جن کا ایک طور پر اطلاق سیٹلائٹ چینل پر بھی ہو سکتا ہے اور چونکہ ہم اس وقت جماعت احمدیہ کے عربی چینل کے بارہ میں بات کررہے ہیں اس حوالہ سے یہ بات قابل ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود کا ان مذکورہ دقیق اشاروں پر مبنی مضمون عربی کتاب خطبہ الہامیہ میں مذکور ہے۔ حضور نزول کا لفظ استعمال ہونے کی دو حکمتیں بیان فرماتے ہیں۔ ان میں سے دوسری اس طرح سے ہے:

(ترجمہ از ناقل) نزول کے دوسرے معنے یہ ہیں کہ مسیح موعود کی تمام ممالک میں غیر معمولی تیزی کے ساتھ شہرت پھیل جائے گی۔ کیونکہ جو چیز آسمان سے نازل ہوتی ہے اسے قریب سے اور دور سے اور ہر ایک سمت وجہت سے ہر کوئی دیکھتا ہے اور اہل انصاف کی نظر میں وہ کبھی پوشیدہ نہیں رہتی، بلکہ یہ اس بجلی کی طرح دکھائی دیتی ہے جو ایک سمت سے کوند کر دوسری سمتوں میں چمکتی ہے یہاں تک کہ تمام اطراف وجہات پر ایک دائرے کی طرح محیط ہو جاتی ہے۔

(الخطبۃ الاِلہامیۃ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 43)

اسی طرح اسی کتاب میں ایک اور جگہ حضور فرماتے ہیں جس کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے:

اور نزول کے لفظ میں جو حدیثوں میں آیا ہے یہ اشارہ ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں امر اور نصرت انسان کے ہاتھ کے وسیلہ کے بغیر اور مجاہدین کے جہاد کے بغیر آسمان سے نازل ہوگی اور مدبروں کی تدبیر کے بغیر تمام چیزیں اوپر سے نیچے آئیں گی۔ گویا مسیح بارش کی طرح فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھ کر آسمان سے اترے گا، انسانی تدبیروں اور دنیاوی حیلوں کے بازوؤں پر اس کا ہاتھ نہ ہوگا۔ اور اس کی دعوت اور حجت زمین میں چاروں طرف بہت جلد پھیل جائے گی اس بجلی کی طرح جو ایک سمت میں ظاہر ہو کر ایک دم میں سب طرف چمک جاتی ہے۔ یہی حال اس زمانہ میں واقع ہوگا۔

(الخطبۃ الاِلہامیۃ، روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 283)

ایک رنگ میں سیٹیلائٹ سسٹم بھی اس طرح کام کرتا ہے کہ اس کی نشریات آسمان پر ایک مقام سے تمام دنیا میں منتشر ہو جاتی ہیں اور بجلی کی طرح ایک جگہ سے کوند کر دنیا کے کناروں تک پہنچ جاتی ہیں اور بیک وقت ہر جگہ دکھائی دینے لگتی ہیں۔ گویا اس طرح مسیح موعود کا نزول ہر گھر میں ہورہا ہے۔ حضور کی تحریرات واقوال کے حوالے سے جملہ عقائد کی وضاحت ہورہی ہے اور گند اچھالنے والے تمام دریدہ دہن معترضین کے جملہ اعتراضات کا جواب دیا جارہا ہے۔

ایم ٹی اے 3 العَرَبِیۃ کا باقاعدہ اجراء

گزشتہ صفحات میں مذکور تمہید کے بعد اب ہم ایم ٹی اے 3 العربیۃ کے اجراء کے واقعہ کا ذکر کرتے ہیں۔

ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد مکرم منیر عودہ صاحب کو فرمایا تھا کہ میرے عہد میں عربوں میں دعوت الی اللہ کے لئے راہ کھلے گی اور عربوں میں احمدیت کا نفوذ ہوگا اور وہ کثرت سے احمدیت کی آغوش میں آئیں گے۔ چنانچہ حضور انور کے یہ کلمات آج عربوں میں فتوحات اور جماعت کے انتشار کی شکل میں پورے ہو رہے ہیں۔ ایم ٹی اے 3 العربیۃ بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی تھی۔

اس سلسلہ میں مکرم منیر عودہ صاحب نے ہمیں بتایا کہ:

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی خلافت کے شروع سے ہی عربوں میں دعوت الی اللہ کو خاص اہمیت دی اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ 2004ء کی ابتدا میں ایک ملاقات کے دوران حضور انور نے فرمایا کہ ایسے عربی پروگرامز کی تیاری کے امکانات کا جائزہ لے کر بتائیں جو جماعت کے ایک علیحدہ عربی چینل پر چلائے جاسکیں۔ چنانچہ اس کے بعد جب مَیں کبابیر گیا اور وہاں پر امیر جماعت محمد شریف عودہ اور مکرم ہانی طاہر صاحب سے اس بارہ میں بات کی کہ حضور انور کا منشاء یہ ہے کہ یہ پروگرام بے شک بہت ہی معمولی درجہ کے ہوں جن کے ذریعہ صرف جماعت کا پیغام عرب دنیا کے بڑے حصہ تک پہنچ جائے۔ انہوں نے کہا کہ بظاہر تو حالت ایسی ہے کہ ہمارے پاس ایک علیحدہ چینل کو چلانے کیلئے پروگرام تیار کرنے اور ریکارڈنگ کرنے اور جملہ انتظامی اور تکنیکی امور کی انجام دہی کے لئے ماہرین کی کمی ہے۔ بہرحال میں نے واپسی پر حضور انور کی خدمت میں تمام صورتحال پیش کر دی لیکن ایسے محسوس ہوا جیسے حضور انور اس بات کا فیصلہ کر چکے ہیں کہ ایسا ہو کر ہی رہے گا، کیونکہ حضور انور نے فرمایا ابتدا میں چاہے کوئی شخص بیٹھ کر بعض کتابیں ہی پڑھ کر ریکارڈ کرا دے، صرف ایسی نصوص چنی جائیں جن کے ذریعہ سے جماعت کا پیغام عرب دنیا تک پہنچ جائے۔

چنانچہ حضور انور کے ارشاد کے مطابق چیئرمین ایم ٹی اے اور بعض دیگر کارکنان نے کسی عربی سیٹلائٹ پر جماعت کے عربی چینل کی نشریات

کے امکانات کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ 2005ء کے آخر تک کئی کمپنیوں کے ساتھ بات چلی لیکن کہیں بھی کامیابی نہ مل سکی۔ 2006ء میں مشرق وسطی میں سیٹیلائٹ پر جگہ فراہم کرنے والی ایک کمپنی سے بات ہوئی اور عرب سات یا نائل سات میں سے کسی ایک پر ہمیں جگہ ملنے اور لاکھوں عربوں تک رسائی حاصل کرنے کی امید ہوگئی جس نے 2007ء میں حقیقت کا روپ دھار لیا اور اٹلانٹک برڈ 4 (Atlantic bird 4) کے ذریعہ مسیح موعود کا پیغام عرب کی فضاؤں کو معطر کرنے لگا اور بالآخر 23 مارچ 2007ء کو حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے اس نئے عربی چینل کا افتتاح فرمایا جس کا نام mta-3 العربیہ رکھا گیا۔

تجرباتی نشریات کے طور پر حضرت مسیح موعود کے عربوں کو مخاطب کر کے فصیح و بلیغ عربی زبان میں تحریر فرمودہ نہایت موثر اور دل میں اتر جانے والے اقتباسات پر شوکت آواز میں پڑھ کر پیش کئے گئے۔ جس پر ابتداً کئی لوگوں کی طرف سے استفسار کیا گیا کہ آپ کون لوگ ہیں اور یہ موثر اور دل میں اتر جانے والے کلمات کس شخصیت کے ہیں؟

لوگوں کے اچھے ردّ عمل اور کثرت سے جماعت کے عقائد کو سراہنے اور احمدیت قبول کرنے نے ثابت کر دیا کہ خدا تعالیٰ نے ہر کام کرنے کا ایک وقت رکھا ہے اور جب وہ وقت آ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہر چیز مسخر و میسر ہو جاتی ہے اور وہ کام بظاہر ناممکن و محال دکھائی دینے کے غیر معمولی آسانی اور یُسر سے ہونے لگتا ہے۔

خصوصی تقریب

افتتاح کے چند دنوں کے بعد 6 مئی 2007ء کو باقاعدہ طور پر اس چینل کی نشریات کی ابتدا کی مناسبت سے ایک خصوصی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس کا تفصیلی احوال ایک رپورٹ کی شکل میں مکرم نصیر احمد قمر صاحب مدیر الفضل انٹرنیشنل نے 25 مئی 2007ء کے شمارہ میں شائع کیا۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مفصل رپورٹ کے کچھ حصہ کو یہاں نقل کر دیا جائے۔

6 مئی بروز اتوار قریباً ساڑھے سات بجے بیت الفتوح لندن کے طاہر ہال میں mta-3 العربیہ کی نشریات کے اجراء کی مناسبت سے ایک خصوصی تقریب عشائیہ منعقد ہوئی جس میں ایم ٹی اے کے کارکنان، مجلس عاملہ برطانیہ کے اراکین اور مرکزی عہدیداران کے علاوہ بعض منتخب مہمانوں نے شرکت کی۔ یہ نہایت خوبصورت اور پروقار تقریب کئی پہلوؤں سے بہت ہی روح پرور اور ایمان افروز تھی۔

اس تقریب کے مہمان خصوصی ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تھے۔ آپ کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے پر تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا جو ہمارے عرب احمدی بھائی مکرم تمیم ابودقہ صاحب نے کی۔ آپ نے سورۃ الفتح کے پہلے رکوع کی تلاوت کی جس کا اردو ترجمہ مکرم ندیم کرامت صاحب وائس چیئرمین ایم ٹی اے نے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم منیر عودہ صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کے آنحضرت ﷺ کی نعت میں لکھے گئے عربی قصیدہ یَا قَلْبِیَ اذْکُرْ أَحْمَدَا کے بعض منتخب اشعار پڑھے جس کے بعد مکرم شریف عودہ صاحب امیر جماعت کبابیر نے عربی زبان میں بہت پُرجوش اور پُرولولہ خطاب کیا۔ اس خطاب کا اردو ترجمہ بعد ازاں مکرم سید نصیر احمد شاہ صاحب چیئرمین ایم ٹی اے نے پیش کیا۔

مکرم شریف عودہ صاحب کی تقریر

مکرم شریف عودہ صاحب نے اپنے عربی خطاب میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود و سلام کے بعد اس بات پر اللہ تعالیٰ کے شکر کا اظہار کیا کہ حضرت مسیح موعود عربوں کی طرف اپنے خطوط اور کتب بھیجنے کے بارہ میں فکرمند تھے کیونکہ آپ نے سنا تھا کہ عرب ممالک کے حکمرانوں کے کارندے راستہ میں اس قسم کا مواد ضبط کرلیا کرتے ہیں۔

الحمدللہ کہ حضور کی یہ خواہش آج پوری ہوگئی ہے۔ اے ہمارے پیارے مسیح موعود! آپ کا پیغام پہنچ گیا۔

چیئرمین ایم ٹی اے کا اظہار تشکر

مکرم امیر صاحب کبابیر کے سپاس نامہ کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد مکرم سید نصیر احمد صاحب چیئرمین ایم ٹی اے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پیارے آقا! اب خاکسار ایم ٹی اے مینیجمنٹ بورڈ اور تمام سٹاف کی جانب سے حضور انور کی خدمت میں mta-3 العربیہ کے اجراء پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

مکرم چیئرمین صاحب نے کہا کہ مجھے آج بھی یاد ہے جب حضور انور نے ایم ٹی اے کی نشریات کو کسی لوکل ڈائریکٹ ٹو ہوم سروس کے ذریعہ عرب دنیا کے دلوں تک پہنچانے کے فیصلہ کی توثیق فرمائی اور اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا تو اس وقت کے حالات کو دیکھتے ہوئے یہ کام نہایت دشوار محسوس ہوتا تھا۔ لیکن پیارے آقا کا توکل علی اللہ پر بنی اعتماد اور وثوق اس بات کا مظہر تھا کہ یہ کام انشاء اللہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی منشاء سے اپنے وقت پر ہوگا، سو الحمدللہ یہ ہوا۔ محض اس لئے کہ یہ خدا تعالیٰ کی منشاء کے تحت ہونا مقصود تھا کہ پیارے مسیح موعود کا عربوں کے لئے پیغام ضرور ان تک پہنچے اور اس میں سوائے خلیفۃ المسیح کی پُر اعجاز دعاؤں کے کوئی انسانی ہاتھ کارفرما نہیں تھا۔

مصطفیٰ ثابت صاحب کی تقریر

اس کے بعد ہمارے مصری احمدی دوست، ممتاز عالم دین اور ایم ٹی اے کے عربی پروگراموں کی ایک معروف و مقبول شخصیت مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے حاضرین سے خطاب میں اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا۔ آپ نے حاضرین کی سہولت کے لئے بیک وقت عربی اور انگریزی میں خطاب کیا۔ پہلے آپ عربی میں کچھ کلمات کہتے اور پھر ان کا خود ہی انگریزی میں ترجمہ بھی سناتے۔ آپ کا خطاب بھی بہت ہی ایمان افروز تھا۔ آپ نے خطاب کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ mta-3 العربیہ کے چینل کے آغاز پر مجھے ایک شعر یاد آ گیا جو ہم مصر میں پچاس کی دہائی میں اَلسَّدُّ الْعَالِیْ (High Dam) کی تعمیر کے حوالہ سے گایا کرتے تھے۔ اس شعر کا اردو مفہوم یہ ہے کہ یہ ایک خواب تھا پھر یہ ایک خیال میں ڈھلا، پھر ایک امکان بنا اور پھر حقیقت میں تبدیل ہوگیا۔ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے کہا کہ mta-3 العربیہ کے چینل کا اجراء ایک ناممکن سا خواب تھا لیکن پھر یہ خواب، خیال میں بدلا، پھر امکان میں ڈھلا اور آج وہ دن آیا ہے کہ یہ ایک حقیقت بن گیا ہے اور محض خواب و خیال نہیں رہا۔ انہوں نے کہا کہ mta-3 العربیہ ایک بلند قامت، جری و بہادر اور عظیم چینل ہے اور دوسرے چینل اس کے مقابل پر بونے دکھائی دیتے ہیں۔ اس چینل کو دیکھنے والے ایک غیر از جماعت شخص نے کہا کہ تمام عربی چینلز میں یہ سب سے بہتر ہے۔ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے کہا کہ ایک لمبے عرصہ سے جماعت احمدیہ کے خلاف عرب ممالک میں منفی اور جھوٹا پراپیگنڈہ کیا جاتا رہا اور اس کے ازالہ کی کوئی صورت دکھائی نہ دیتی تھی۔ اب ایم ٹی اے کے تمام عرب ممالک کے ہر گھر میں داخل ہونے سے مخالفین کے پراپیگنڈہ کا اثر ختم ہونے کے دور کا آغاز ہوگیا۔

دلآویز Presentation

''مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کے خطاب کے بعد سکرین پر mta-3 العربیہ کے اجراء اور اس کے پروگراموں سے متعلق ناظرین کے تاثرات پر مشتمل ایک بہت ہی عمدہ طور پر ترتیب دی گئی تصویری جھلکیوں کا پروگرام شروع ہوا۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دور میں ایم ٹی اے کے آغاز اور اس کے مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے mta-2 الثانیہ۔ اور پھر mta-3 العربیہ کے آغاز تک کی منتخب تصویری جھلکیاں پیش کی گئیں۔

اس نہایت درجہ دلآویز Presentation میں ہمارے عربی پروگراموں سے متعلق مختلف ناظرین کے تاثرات پر مشتمل ویڈیو جھلکیاں بھی دکھائی گئیں اور ان کے خطوط و ای میل کے ذریعہ ملنے والے تاثرات بھی پیش کئے گئے جن میں انہوں نے جماعت کے عربی پروگراموں کو سراہا اور ان کی تعریف کی ہے۔ ہر پیغام یا رائے کے بعد جو عربی میں پیش کی جاتی تھی مکرم محمد طاہر ندیم صاحب کارکن عربک ڈیسک اس کا اُردو میں ترجمہ پیش کرتے رہے۔۔۔

یہ Presentation ایسی مسحور کن تھی کہ سب حاضرین پر اللہ تعالیٰ کے عظیم احسانات کی وجہ سے تشکر و امتنان کی ایک عجیب کیفیت طاری تھی۔ یقیناً ایم ٹی اے اللہ تعالیٰ کی ایک خاص عطا ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود کی بیقرار تمناؤں اور متضرعانہ دعاؤں اور آپ سے اللہ تعالیٰ کے عظیم وعدوں کا فیضان ہے جو خلافت حقہ احمدیہ کے توسط سے جماعت کو عطا ہوا۔ الحمدللہ۔

اس Presentation کے اختتام پر چند اطفال نے جو عربی لباس زیب تن کئے ہوئے تھے حضرت اقدس مسیح موعود کے قصیدہ

یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ

سے بعض منتخب اشعار خوبصورت آواز میں پڑھ کر سنائے۔ بچوں کے اس گروپ میں دو بھائی ایسے بھی تھے جنہیں یہ سارا قصیدہ زبانی یاد ہے اور ایسی عمدگی سے یاد ہے کہ اگر انہیں شعر کا نمبر بتا دیا جائے تو وہ زبانی وہ شعر سنا سکتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے Quiz کے انداز میں ان کا ٹیسٹ لیا اور مختلف اشعار سنانے کے لئے کہا۔ اس کے بعد دونوں بچوں کو پاس بلا کر کینیڈا سے ایک احمدی دوست کی طرف سے ان بچوں کے لئے بھجوائی گئی انعام کی رقم تحفۃً عطا فرمائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ڈائس پر تشریف لائے اور خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اردو زبان میں خطاب فرمایا۔ حضور چند جملوں کے بعد سکوت اختیار فرماتے اور اس دوران مکرم عبدالمومن صاحب طاہر (انچارج عربی ڈیسک) عربی زبان میں اس کا مفہوم بیان کرتے۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ کے

بعد فرمایا:

’’آج یہ فنکشن ایم ٹی اے کے کارکنان اور ہمارے عرب بھائیوں کے اعزاز میں ترتیب دیا گیا ہے کہ 3mta-العربیہ کا اجراء کرنے میں ان لوگوں نے جو مدد کی، جو تعاون کیا اور آئندہ بھی کریں گے اس کو ہم یاد رکھیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ابھی ایک عارضی انتظام کیا گیا ہے لیکن مئی کے تیسرے ہفتے میں باقاعدہ طور پر 3 mta-العربیہ کے پروگرام عرب دنیا میں دیکھے اور سنے جائیں گے۔ ویسے تو اب بھی اسی طرح دیکھے جارہے ہیں لیکن اس میں باقاعدگی آجائے گی اور جو بعض ٹیکنیکل کمیاں اور سقم ہیں ان کو بھی پورا کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضور انور نے فرمایا کہ جیسا کہ ہم میں سے ہر احمدی جانتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود کی تحریرات سے ہمیں پتہ چلتا ہے، آپ کے عمل سے پتہ چلتا ہے، آپ کے ساتھ رہنے والوں کی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ جو عشق اور محبت اور پیار حضرت مسیح موعود کو آنحضرت ﷺ سے تھا وہ بیان نہیں کیا جا سکتا اور اس کی کوئی مثال نہیں دی جا سکتی۔ آپ کا یہ عشق و محبت ہی تھا جس نے عرش کے پائے ہلائے اور (دین) کی نشأۃ ثانیہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو چنا۔ آپ کے دل میں اتنا درد پیدا کر دیا تھا کہ آپ کی راتیں بھی روتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے گزرتیں۔ آپ کی اسی تڑپ کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی دی کہ ’’خدا تیری ساری مرادیں پوری کرے گا‘‘ اور پھر فرمایا کہ ’’وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کرے گا‘‘۔ حضور نے فرمایا کہ یہ الہام جو ہے کہ ’’وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کر دے گا‘‘، یہ نہیں کہا کہ کرے گا۔ ’’کردے گا‘‘ کے الفاظ ہیں۔ یعنی آپ بے چین نہ ہوں، یہ یقینی بات ہے اور یہ لکھی گئی ہے، یہ تقدیر الٰہی بن چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد کے دروازے کھول دیئے ہیں اور ضرور تمہاری مدد کرے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر ایک الہام ہے ’’مبارک سو مبارک۔ آسمانی تائیدیں ہمارے ساتھ ہیں‘‘۔ اور اسی کے ساتھ اللہ تعالیٰ آگے فرماتا ہے ’’اَجْرُکَ قَـائِمٌ وَذِکْرُکَ دَائِمٌ‘‘۔ تیرا اجر قائم اور ثابت ہے اور تیرا ذکر ہمیشہ رہنے والا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جب ہم ان پیشگوئیوں کو دیکھتے ہیں، ان الہاموں کو دیکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں کو دیکھتے ہیں اور پھر جماعت احمدیہ کے ساتھ، حضرت مسیح موعود کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس سلوک کو دیکھتے ہیں تو یقیناً ہمارے دل تسلی پکڑتے ہیں کہ وہ دن دور نہیں جب ہم احمدیت کی فتح اور آنحضرت ﷺ کا جھنڈا تمام دنیا پر لہراتا ہوا دیکھیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے عرب ممالک کے لئے جو ایک نیا اجراء ہوا ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ساتھ ہو رہا ہے اور اسی کے لئے اللہ تعالیٰ نے مبارک سو مبارک دی ہے۔ اس کے لئے تمام عرب دنیا کے احمدی اور تمام وہ لوگ جو MTA پر اپنا وقت دیتے ہیں اور اس خدمت پر مامور ہیں ان کے لئے بھی مبارکباد ہے اور یہ خوشخبری بھی ہے کہ یہ جو تمہاری کوششیں ہیں انشاء اللہ تعالیٰ رائیگاں نہیں جائیں گی۔ تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک ہو کہ یہ کامیابی کی طرف جو قدم چلے ہیں اور جماعت احمدیہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی تائیدات کی یہ پروازیں جو چل پڑی ہیں یہ بہت جلد انشاء اللہ تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود کے ایک اور الہام الٰہی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’مَیں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا‘‘۔ حضور نے فرمایا کہ ہر روز ہم دیکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والا ہر شخص حضرت مسیح موعود کی محبت کرنے والے گروہ میں شامل ہو رہا ہے۔ وہ شخص جو قادیان کی ایک چھوٹی سی بستی میں اکیلا اور یکا و تنہا تھا آج اس کے لاکھوں کروڑوں محبّ پیدا ہو چکے ہیں۔ یہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کی تکمیل کی ایک کڑی ہے ورنہ لوگوں کے دلوں کو بدلنا کسی انسان کا کام نہیں ہے۔ انہی دلی محبوں کے گروہ میں ہمیں عرب دنیا میں بھی وہ محبّ نظر آتے ہیں جن کو حضرت مسیح موعود سے بے انتہا عشق و محبت ہے اور اس کی جھلک آپ ہمارا جو عربی کا پروگرام چل رہا ہے اس میں دیکھ چکے ہیں۔ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار کیا، شریف عودہ صاحب نے بھی اپنے جذبات کا اظہار کیا، یہ ہانی طاہر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، تمیم ابو دقہ صاحب ہیں اَور بہت سے عرب ہیں جن کی محبت ان کے چہروں سے ٹپکتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ وہ کیا چیز تھی جس نے عرب ملکوں میں جا کر یہ انقلاب پیدا کیا۔ وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ مَیں تیرے محبوں کا گروہ پیدا کروں گا جو محبت میں اس حد تک بڑھ چکا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کے لئے ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ محبوں کا گروہ ہمیں مَردوں میں بھی نظر آتا ہے، عورتوں میں بھی نظر آتا ہے، بچوں میں بھی نظر آتا ہے۔ جب عرب ملکوں کے لوگ مجھے خط لکھتے ہیں، اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں، یہاں آتے ہیں اور جب ملتے ہیں اور جس محبت کا اظہار کرتے ہیں وہ صاف بتا رہی ہوتی ہے کہ حضرت مسیح موعود سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ کیا ہے کہ مَیں تیرے محبوں کا گروہ پیدا کروں گا وہ انقلاب شروع ہو چکا ہے اور اب عرب دنیا میں بھی ان محبّوں کی تعداد بڑھتی چلی جارہی ہے اور انشاء اللہ بڑھتی چلی جائے گی اور ایک وقت آئے گا جب تمام عرب امت واحدہ بن کر ایک ہاتھ پر اکٹھی ہو جائے گی اور حضرت مسیح موعود کے ساتھ یک زبان ہو کر آنحضرت ﷺ پر درود و سلام بھیجنے والی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ 3 mta کا جو چینل ہے یہ بھی خدائی تائیدات کا ایک نشان ہے اور یہ چیزیں اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ وہ وقت دور نہیں جب احمدیت کا جھنڈا تمام دنیا پر لہرائے گا۔ پس اس بات کو ہمیں اور زیادہ دعاؤں کی طرف توجہ دلانے والا بننا چاہئے۔ اللہ کرے کہ ہم ان دعاؤں کی طرف توجہ دیتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہوتے ہوئے اس کا فضل مانگتے ہوئے ان ترقیات کو جلد سے جلد حاصل کرنے والے بن جائیں۔

آخر پر حضور انور نے جماعت کے عربی پروگراموں سے متعلق اپنے نیک تاثرات کا اظہار کرنے والے عرب بھائیوں اور بہنوں کا ذکر کرتے ہوئے جن میں سے کچھ کے تاثرات آج کی تقریب میں پیش کئے گئے تھے فرمایا کہ ان سے مَیں کہتا ہوں کہ تمہارے ان جذبات کا اظہار بجا، ہم اس پر شکریہ ادا کرتے ہیں لیکن صرف جذبات کا اظہار کر دینا کافی نہیں ہے۔ آج (دین) کی تائید کے لئے اس چنیدہ کی مدد کے لئے آگے آؤ اور اس کی جماعت میں شامل ہو جاؤ اور ایک ہاتھ پر اکٹھے ہو کر دین کا دفاع کرو اور دین کی فتوحات میں اس کے سپاہی بن جاؤ۔ یہی ایک سپہ سالار ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں بھیجا ہے۔ اس لئے اب تمام عرب دنیا کا فرض بنتا ہے جو اوّلین طور پر اس بات کے مخاطب تھے کہ جب میرا مسیح و مہدی آئے تو اس کے پاس جانا اور اس کو میرا اسلام کہنا۔ اب تمہارا یہ فرض ہے کہ اس فرض کو نبھاؤ اور آنحضرت ﷺ کے فیوض و برکات سے زیادہ سے زیادہ حصہ لینے والے بن جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے بن جاؤ۔ اللہ کرے کہ میرا یہ پیغام بھی آپ کے دلوں کو نرم کرنے والا بن جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم دعا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہونے کے بعد جو ہمارے پر فرض بنتا ہے اور جماعت کا جو ہم پر حق بنتا ہے اس کو صحیح طور پر ادا کرنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہماری تائید و نصرت فرماتا رہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں عربی طرز پر تیار کردہ کھانا پیش کیا گیا جس کے ساتھ یہ نہایت پُر مسرت، مبارک اور ایمان افروز تقریب اختتام کو پہنچی۔

(الفضل انٹرنیشنل 25 مئی 2007)

خدا کی خوشنودی کے لئے
کھانا کھلانا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمارے اس حکم کو سن کر ہمارے نیک بندے ہماری رضا کے متلاشی بندے، ہمارے قرب کے خواہاں بندے، اس طرح عمل کرتے ہیں۔ (-) کہ وہ ہماری محبت کی خاطر اور ہماری خوشنودی کے حصول کے لئے کھانا کھلاتے ہیں کس کو؟ مسکین کو یتیم کو اسیر کو۔ عربی زبان میں مسکین کے معنی ہیں ایسا شخص جس کے پاس اتنا مال نہ ہو کہ وہ بخوبی گزارہ کر سکے اور اس کا گھرانہ اس روپے سے پرورش پا سکے۔ اور یتیم کے معنی ہیں ایسا شخص جس کا والد یا مربی نہ ہو اور ابھی اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکتا۔

اور اسیر کے لفظی معنی تو قیدی کے ہیں۔ لیکن اس کے یہ معنی بھی کئے جا سکتے ہیں وہ شخص جو اپنے حالات سے مجبور ہو کر بطور قیدی کے ہو جائے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جن لوگوں کو پوری غذا میسر نہیں اور ان کو ضرورت ہے کہ ان کی مدد کی جائے۔ جس کے بغیر وہ اپنی ضرورتوں کو پورا نہیں کر سکتے۔ ان لوگوں کو ہمارے ابرار بندے کھانا کھلاتے ہیں اور کھانا کھلاتے ہوئے ان کے دل کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ وہ زبان حال سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں۔...... ہم خدا کی توجہ کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے اور اس کی عنایات کو حاصل کرنے کے لئے تمہیں کھانا کھلا رہے ہیں اور لَا نُرِیْدُ...... ہم اس نیت سے تمہیں نہیں کھلا رہے کہ کبھی تم ہمیں اس کا بدلہ دو اور نہ یہ کہ تم ہمارا شکریہ ادا کرو۔ ہم تم سے کچھ نہیں چاہتے نہ بدلہ چاہتے ہیں نہ ہی شکریہ کے خواہاں ہیں۔ ہم محض یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا ربّ ہم سے خوش ہو جائے اِنَّا نَخَافُ ...... پھر وہ کہتے ہیں کہ ہم ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں ڈر کے مارے تیوریاں چڑھی ہوئی ہوں گی۔ اور لوگوں کو گھبراہٹ لاحق ہوگی۔ (یہ دن قیامت کا ہے اور کبھی ایسا دن اس دنیا میں بھی آ جاتا ہے) کہ کہیں ہم بھی اس دن خدا کے عذاب اور اس کے قہر کے مورد نہ بن جائیں۔ اسی لئے ہم یہ نیک کام بجا لا رہے ہیں۔

(خطبات ناصر جلد 1 ص 46)

برطانیہ کا تیسرا بڑا شہر گلاسگو (Glasgow)

مغربی سکاٹ لینڈ میں واقع ایک بڑا شہر۔ آبادی آٹھ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ یہ یورپی ثقافت کے شہر کے طور پر مشہور ہے۔ برطانیہ کا تیسرا بڑا شہر بھی ہے۔

دریائے کلائیڈ (Clyde) کے کنارے 55.53 درجے شمال اور 4.15 درجے مغرب میں واقع ہے۔ سطح سمندر سے بلندی 45 فٹ ہے۔

یہ مذہبی رواداری کا شہر ہے اس لیے کہ یہاں سب سے پہلے 500ء میں مذہبی افراد نے ڈیرے ڈالے تھے۔

اس کا شمار دنیا کے بڑے بڑے جہاز سازی کے مراکز میں ہوتا ہے۔ اس کی بندرگاہ کی تعمیراتی وسعتوں نے اسے نہ صرف ایک بڑی بندرگاہ بنا دیا ہے بلکہ قرب وجوار کے شہروں کے لیے یہ تجارت کا بھی اہم مرکز بن گیا ہے۔

یہ شہر تقریباً 1500ء برس پرانا ہے یہاں 500ء میں سینٹ کینٹ گرنا نے ایک گرجا تعمیر کرایا اور پھر اس کے ارد گرد آبادی ہونا شروع ہوگئی۔ چنانچہ 1100ء میں اس نے ایک قصبے کی صورت اختیار کرلی۔

1707ء میں جب انگلستان اور سکاٹ لینڈ متحد ہوئے اور برطانیہ عظمیٰ کا قیام عمل میں آیا تو اس کی شہرت کو چار چاند لگ گئے جس کے نتیجے میں 1800ء میں اس کی آبادی دس گنا تک بڑھ گئی۔

آبادی کی بڑھوتری کے ساتھ ساتھ شہریوں کے مسائل میں بھی اضافہ ہوا تاہم شہر کی انتظامیہ نے شہریوں کی مشکلات کا ازالہ کرنے کے لیے متعدد اقدامات کئے۔

دوسری جنگ عظیم میں جرمنوں نے شپ یارڈ اور ڈاک یارڈ پر ہوائی حملے کئے جس کی وجہ سے بندرگاہ کے علاقے کو نقصان پہنچا تاہم جلد ہی اس کے پرانے خدوخال پر اسے ازسرنو تعمیر کرلیا گیا۔

برطانیہ کے بڑے بڑے بحری جہاز بھی گلاسگو جہازوں میں کوئین میری (Queen Mary) کوئین ایلزبتھ (Queen Elizabeth) خصوصی طور پر شامل ہیں۔

برطانیہ عظمیٰ کی سالانہ آمدنی میں بھی اس کی بندرگاہ کا بہت بڑا حصہ ہے۔

قابل دید مقامات

12ویں صدی کا مستقل کیتھڈرل

یہ بہت بڑا کیتھڈرل ہے اس میں سینٹ منگو (گلاسگو کا پیٹرن سینٹ) کا مقبرہ بھی ہے۔ یہ گرجا 1175ء میں تعمیر کیا گیا تھا۔ یہ گاتھک طرز تعمیر کی ایک معروف عمارت ہے اور یہ پورے سکاٹ لینڈ کا واحد گرجا ہے جو اصلاح پسندوں کی سرگرمیوں سے محفوظ رہا۔

کیسل سٹریٹ

(Castle Street)

یہ مقام کوئن آف سکاٹ لینڈ کی نسبت سے مشہور ہے جہاں ملکہ میری آف سکاٹ لینڈ نے لارڈ ڈارنلے (Darnley) کے ساتھ 1566ء میں قیام کیا تھا۔

پروونڈ لارڈشپ (Provand's Lordship) کی یہ عمارت بڑی پرانی ہے۔ اس کی پیشانی 1474ء میں بنائی گئی۔ عمارت کے اندرونی کمروں کو 1700ء میں سکاٹ لینڈ کے عمدہ فرنیچر اور دیگر سازوسامان سے مزین کیا گیا تھا۔

جارج سکوئر

جارج سکوئر میں بلدیہ کے دفاتر ہیں۔ اس کا افتتاح ملکہ وکٹوریہ نے 1888ء میں کیا تھا۔ یہ عمارت اطالوی طرز سے تعلق رکھتی ہے۔ سٹی چیمبر کے سامنے دو وار لڈ میموریل ہیں۔ جو 12 مجسموں پر مشتمل ہیں ان میں ملکہ وکٹوریہ ڈیوڈ لیونکسٹس اور جیمز واٹ کے مجسمے بھی شامل ہیں۔

گلاسگو کی مشہور صنعتیں

گلاسگو کی صنعتوں میں جہاز سازی اور فولاد سازی کی صنعتیں تو بہت ہی مشہور ہیں۔ دیگر قابل ذکر صنعتوں میں دھات کا سامان بنانے، سوتی، اونی کپڑا وغیرہ یہاں کے لینن، مشینیں، کوئلہ، لوہے کی مصنوعات کیمیائی سامان اور شراب بیرونی ممالک کو بھیجی جاتی ہے۔

جب کہ دھاتیں، گندم، اون، غلہ، چینی، تمباکو، لکڑی اور تیل برآمد کئے جارہے ہیں۔

تعلیمی ترقی

یہ تعلیمی اعتبار سے بڑا ترقی یافتہ ہے یہاں یونیورسٹی آف گلاسگو 1451ء سٹریتھ کلائیڈ (Strathclyde) 1964ء گلاسگو کیلیڈ ونین یونیورسٹی 1992ء کے علاوہ متعدد اہم تعلیمی ادارے شامل ہیں۔

قلعہ جات

شہر میں 3 قلعے ہیں جن میں کیتھ کارٹ (Cathcart) 15ویں صدی، کروکسٹن (Crookston) اور ہیگز (Haggs) نامی قلعے شامل ہیں۔

مواصلاتی نظام

برطانوی ریلوے نے گلاسگو سے دوسرے شہروں تک ریلوے سروس جاری کررکھی ہے۔ شہر میں بس سروس اور ٹیکسی سروس ہر لمحہ دستیاب ہوتی ہے۔ گلاسگو کے ہوائی اڈے کا شمار جدید ہوائی اڈوں میں ہوتا ہے۔ یہاں ٹریفک کے ہجوم کو کم کرنے کے لیے زیر زمین ریلوے بھی چلائی گئی ہے جسے میٹرو کہا جاتا ہے۔

سکونتی انتظامات

گلاسگو میں اچھے ہوٹلوں کی کمی نہیں ہے۔ دی سنٹرل، سینٹ اینوک (St. Enoch) اور نارتھ برٹش اہم ہوٹل ہیں یہ ریلوے اسٹیشن کے قریب ہی ہیں۔

تفریحی پارک

کیلون گروو (Kelvingrove) پارک 185 ایکٹر رقبے پر پھیلا ہوا ہے اور یہ دریائے کیلون (Kelvin) کے کنارے پر بنایا گیا ہے۔

آرٹ گیلری اور میوزیم

آرٹ گیلری اور میوزیم میں ریمبراں کے فن پاروں کے نمونے اور دیگر اشیا محفوظ کی گئی ہیں۔ ہنٹرین عجائب (Huntarian) گھر یہاں کا سب سے بڑا عجائب گھر ہے۔

تبصرہ کتب

''ڈُھپ کڑاکی'' پنجابی مجموعہ کلام طفیل عامر

ڈھپ کڑاکی جناب طفیل عامر کا اوّلین پنجابی مجموعہ ہے جس میں ساٹھ کے قریب غزلیں ہیں۔ جس میں اکثر چھوٹی بحر میں سہل ممتنع کی عمدہ مثال ہیں۔

دو سال قبل ان کا اردو مجموعہ کلام ''برفیلی دھوپ'' بھی منظر عام پر آچکا ہے۔ ان کی شاعری پر جناب اظہر جاوید مرحوم لکھتے ہیں۔ ''سادگی اظہار کی بے ساختگی اور لہجے کا دھیما پن انہیں انفرادیت دیتا ہے انہوں نے ڈکشن (لفظیات) کی بھرمار نہیں کی۔ جذبوں کی بوچھاڑ کی ہے۔''

اسی طرح نبیل احمد نبیل لکھتے ہیں ''طفیل عامر کی دقیق النظری، عمیق نظری، وسیع القلبی ان کے جیدالرویہ اور سلیم الفطرت شاعر ہونے پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہے۔ انہی عناصر اور انہی خوبیوں کے طفیل ہی وہ خوبصورت علامتی پرایۂ اظہار کو وسیلۂ اظہار بنانے میں کامیاب و کامران ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ جو ہماری تہذیب وثقافت کی آئینہ داری کرتے ہیں۔''

طفیل عامر اردو سے محبت کرتا ہے اور اپنی مادری زبان سے عشق۔ پالنوں میں جس زبان میں لوریاں سن کر آدمی بلوغت کی منزلیں طے کرتا ہے۔ اس زبان کا اس پر حق بھی ہے کہ اس سے عشق کیا جائے۔ پنجابی پاکستان میں 60 فیصد لوگ بولتے ہیں سندھی 13 فیصد اور اردو 8 فیصد اور یہ زبان ورثے کے اعتبار سے کسی بھی ترقی یافتہ زبان سے کمتری کا پہلو لیے ہوئے نہیں ہے۔

دیار غیر میں چالیس سال سے سکونت پذیر شاعر، جہاں اس کا اوڑھنا، بچھونا ہی انگریزی زبان ہو وہاں رہ کر وہ اتنی خوبصورت اور ٹھیٹھ لہجے اور توانا احساس کی غزل کہے تو حیرت ہوتی ہے اور اس کے عشق کی سچائی اور پاکیزگی پر یقین کرنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں بچتا۔

''ڈھپ کڑاکی'' میں سے بہت اشعار پیش کئے جاسکتے ہیں۔ لیکن میں صرف طفیل عامر صاحب کی ایک نمائندہ غزل درج کرنے پر اکتفا کروں گا۔ یوں غزلوں کی اس ''دیگ'' سے ایک ''دانے'' سے ہی اندر کے دلآویز اشعار اور ٹھیٹھ الفاظ کی مہکتی خوشبو کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

ڈھپ کڑاکی سایہ کر
ساڈے پھیرا پایا کر
ہوش ٹھکانے نئیں رہندے
بیچے دا ٹک کھایا کر
ہر اک نوں نہ توں اڑیا
دل دی گل سنایا کر
انج اونہوں بدنام نہ کر
پیریں جتی پایا کر
رب کرے! رب معاف کرے
کیتے تے پچھتایا کر
تیرے بہانے تکدے سال
''ماہی'' بھٹھی تایا کر
عامر جتھے تاہنگاں نیں
اوتھے ای توں جایا کر

سفید کاغذ مضبوط جلد اور ریاظ کا بنایا خوبصورت ٹائٹل لئے یہ کتاب غالب نما پبلی کیشنز لاہور نے چھاپی ہے۔ قیمت 250 روپے ہے۔

(مکرم عبدالکریم قدسی صاحب)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

❁ مکرم انور ندیم علوی صاحب ایڈووکیٹ دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ ناشیہ علوی صاحبہ اہلیہ مکرم نواز احمد خان صاحب ابن مکرم نیاز محمد خان صاحب راولپنڈی کو مورخہ 13 نومبر 2012ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام نظر انواز تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ خالد احمدیت حضرت عبدالرحمٰن خادم صاحب گجراتی مصنف احمدیہ پاکٹ بک اور مکرم چودھری غلام نبی علوی صاحب نواب شاہ کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرمہ رضیہ بی بی صاحبہ نصیر آباد غالب ربوہ اطلاع دیتی ہیں۔

میرے خاوند مکرم محمد یعقوب صاحب بعارضہ کینسر بیمار ہیں۔ چند دن شوکت خانم ہسپتال لاہور میں داخل رہنے کے بعد واپس گھر آ گئے ہیں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ رحم فرماوے مکمل شفا عطا فرماوے اور ہماری پریشانیاں دور فرمادے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم انور احمد مبشر صاحب سابقہ صدر جماعت احمدیہ مرل ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم روشن دین صاحب مرحوم صدر جماعت احمدیہ مرل ضلع سیالکوٹ مورخہ 30 نومبر 2012ء کو بعمر 70 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ اسی روز تدفین کیلئے میت کو ربوہ لایا گیا۔ یکم دسمبر 2012ء کو نماز فجر کے بعد مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیت مبارک میں مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ مرل گاؤں کے پہلے احمدی محترم میاں محمد عبداللہ صاحب مرحوم کی بہو تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، نرم مزاج اور نیک دل انسان تھیں۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنتی تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پوتوں مکرم طاہر احمد صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ مرل، مکرم عمر انور صاحب سیکرٹری تربیت نومبائعین مرل اور مکرم انیس احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت مرل کو ہر وقت نظام جماعت اور خلیفہ وقت کی اطاعت وفرمانبرداری کی تلقین کرتی رہتی تھیں۔ مرحومہ کے ایک بیٹے مکرم خلیل احمد صاحب صدر جماعت مرل سیالکوٹ ہیں۔ آپ اپنے بیٹوں کو بھی جماعت سے مضبوط تعلق قائم رکھنے کی ہدایت کرتی رہتی تھیں۔ مرحومہ کے پسماندگان میں 6 بیٹے ہیں جو کہ سب شادی شدہ ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مرحومہ کے 19 پوتے اور 8 پوتیاں ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند تر فرماتا چلا جائے۔ مغفرت فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم سید اسرار احمد توقیر صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ سیدہ ہاجرہ بیگم صاحبہ زوجہ سید سردار احمد شاہ صاحب مرحوم مورخہ 29 نومبر 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ مکرم سید نذیر احمد شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر تحریک جدید اور مکرم سید سعید احمد شاہ صاحب کنری فیکٹری سندھ کی ہمشیرہ تھیں۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں اسی روز بعد نماز ظہر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ وفات کے وقت مرحومہ کی عمر نوے سال تھی۔ مرحومہ اللہ کے فضل وکرم سے پابند صوم وصلوٰۃ، تہجد گزار اور قرآن پاک کی باقاعدہ تلاوت کرنے والی تھیں۔ طویل عرصہ تک بچوں کو قرآن پڑھاتی رہیں۔ غریبوں کی ہمدرد، بے حد مہمان نواز اور سب کے ساتھ محبت وشفقت کا سلوک کرنے والی تھیں۔ خلافت سے بہت زیادہ لگاؤ اور اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ خطبہ سننے کے دوران حضور اقدس کو دیکھ کر آبدیدہ ہو جاتیں اور بہت دعائیں کرتی تھیں۔ بچوں کو ہمیشہ دیندار بننے کی نصیحت کرتیں اور کہا کرتی تھیں کہ دین ہے تو دنیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی وفات کی خبر ایک خواب کے ذریعے دی۔ آپ نے خواب دیکھا کہ کچھ لوگ ایک عمارت تعمیر کر رہے ہیں آپ نے پوچھا کہ کس کیلئے ہے تو انہوں نے بتایا کہ آپ کا گھر بن رہا ہے جو دواڑھائی دن میں تیار ہو جائے گا۔ صبح مجھے خواب سنایا تو کہا کہ پتہ نہیں اللہ کی مرضی کیا ہے۔ دواڑھائی دن، دواڑھائی ماہ کہ دو اڑھائی سال چنانچہ آپ کی وفات اس خواب کے تقریباً اڑھائی سال بعد ہوئی۔ مرحومہ نے لواحقین میں پانچ بیٹیاں، تین بیٹے اور متعدد پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں مرحومہ کے بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ زاہدہ یاسمین صاحبہ ترکہ مکرم رانا اقبال الدین صاحب)

❁ مکرمہ زاہدہ یاسمین صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم رانا اقبال الدین صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے اکاؤنٹ نمبر 8616010 میں اس وقت مبلغ =/30,606 روپے موجود ہیں۔ لہٰذا یہ رقم درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کردی جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ زاہدہ یاسمین صاحبہ (بیٹی)
2۔ مکرمہ فوزیہ درثمین صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم صوفی جمال الدین صاحب (بھائی)
4۔ مکرم نورالدین صاحب (بھائی)
5۔ مکرمہ حمیدہ شاہدہ صاحبہ (بہن)
6۔ مکرمہ ناصرہ طیبہ صاحبہ (بہن)
7۔ مکرمہ مبارکہ صاحبہ (بہن)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلانات دارالقضاء

(مکرم مرزا سعید احمد صاحب ترکہ مکرمہ فاخرہ سعید صاحبہ)

❁ مکرم مرزا سعید احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ فاخرہ سعید صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 5/15 محلّہ دارالصدر برقبہ 10 مرلہ میں سے 113 مربع فٹ حصہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم مرزا سعید احمد صاحب (خاوند)
2۔ مکرم مرزا نوید احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ منزہ احمد صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ عافیہ محمود صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم مرزا مدثر احمد صاحب (بیٹا)
6۔ مکرمہ مہرین سعید صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(مکرم مشتاق احمد صاحب، مکرم مبشر احمد صاحب ترکہ مکرم نذیر احمد صاحب)

❁ مکرم مشتاق احمد صاحب اور مکرم مبشر احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ مکرم نذیر احمد صاحب مرحوم کے نام قطعہ نمبر 13/14 محلّہ دارالعلوم شرقی برقبہ 10 مرلہ 7 مربع فٹ میں سے 4 مرلہ 140 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ اس حصہ میں سے ایک مرلہ ہم خاکساران مشتاق احمد اور ایک مرلہ مبشر احمد نے خرید کیا ہوا ہے اور اڑھائی مرلہ رقبہ مکرم نذیر احمد صاحب مرحوم نے اپنی زندگی میں مجھے یعنی مشتاق احمد کو ہبہ کیا تھا۔ لہٰذا اس حصہ میں سے ساڑھے تین مرلہ خاکسار مشتاق احمد اور 1 مرلہ رقبہ مبشر احمد کے نام منتقل کر دیا جائے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

گوندل کے ساتھ پچاس سال
☆ گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
☆ ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 6212758, 0301-7979258, 0300-7709458

خبریں

جنوبی وزیرستان میں دھماکہ 2 خودکش حملہ آور ہلاک 3 اہلکار زخمی جنوبی وزیرستان میں وانا انگور اڈہ روڈ پر زیڑی نور کیمپ کے قریب بارودی مواد سے بھری گاڑی میں خودکش دھماکہ ہوا جس میں سوار 2 خودکش بمبار ہلاک اور 3 اہلکار زخمی ہو گئے۔ سیکیورٹی فورسز نے مشتبہ گاڑی کو روکنے کی کوشش کی تو خودکش حملہ آوروں نے خودکش دھماکے سے گاڑی کو اڑا دیا۔

ضمنی انتخاب، پنجاب میں ن لیگ کی کامیابی ضمنی انتخاب میں مسلم لیگ ن نے قومی اسمبلی کی دو نشستوں سمیت پنجاب اسمبلی کی 4 نشستوں پر کامیابی حاصل کر لی۔ ایک صوبائی سیٹ ق لیگ جبکہ ایک آزاد امیدوار کے حصہ میں آئی۔

پی آئی اے تمام نقصانات کی خود ذمہ دار ہے سپریم کورٹ میں پی آئی اے میں بے قاعدگیوں کے حوالے سے لئے گئے از خود نوٹس کیس کی سماعت کے دوران عدالت نے قرار دیا ہے کہ تمام نقصانات کا ذمہ دار ادارہ خود ہے اور ادارے میں ہر کام سفارش سے ہوتا ہے جبکہ عدالت کو بتایا گیا کہ قومی ادارہ ایک ارب روپے کا مقروض ہے۔ چیف جسٹس سپریم کورٹ کا کہنا ہے کہ بدانتظامیوں کی نہ صرف پی آئی اے بلکہ سول ایوی ایشن اتھارٹی بھی ذمہ دار ہے۔

نوجوانوں میں ذہنی امراض کی وجہ حالیہ تحقیق سے سامنے آیا ہے کہ بوڑھوں کی نسبت نوجوانوں میں ذہنی امراض کی شرح تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ امریکن اکیڈمی آف نیورولوجی کی تحقیق کے مطابق نوجوانوں میں ذہنی امراض کا سب سے بڑا سبب طرز زندگی میں آنے والی تبدیلیاں ہیں۔ تحقیق کے نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ آجکل ذہنی امراض میں مبتلا ہر پانچ میں سے ایک شخص نوجوان ہے۔ طبی ماہرین کا کہنا ہے جدید ٹیکنالوجی کی بدولت لائف سٹائل میں آنے والی انقلابی تبدیلیاں نوجوانوں کے ذہنوں پر اثر انداز ہو رہی ہیں۔

ایک نئی قسم کے مصنوعی دل کی تیاری دل کے مریضوں کیلئے ایک نئی خوشخبری سامنے آئی ہے، فرانسیسی ماہرین نے 30 سال کی محنت کے بعد مصنوعی دل تیار کر لیا ہے جو دھڑکنوں کے کم ہونے پر جسم کو بھرپور سہارا دے گا۔ ایبو کیور نامی 9 سو گرام وزنی یہ مصنوعی دل بالکل اصلی دل کی طرح کام کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ایک بیٹری بھی مریض کے جسم کے باہر موجود ہوتی ہے۔ یہ بیٹری پانچ سال تک بغیر کسی رکاوٹ کے اپنا کام سرانجام دیتی ہے۔ دل کو جسم کے اندر نصب کیا جاتا ہے جو پھیپھڑوں اور دیگر اعضاء کو کامیابی سے خون کی فراہمی جاری رکھتا ہے۔

سالانہ تقریب تقسیم انعامات 2011-12ء

(مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ)

محض خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مورخہ 31؍اکتوبر 2012ء کو بعد نماز عصر سوا چار بجے شام ایوان قدوس دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ میں اپنی سالانہ تقریب تقسیم انعامات 2011-12ء منعقد کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم طاہر احمد شمس صاحب مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔

تلاوت قرآن کریم سے تقریب کا آغاز ہوا۔ وعدہ اطفال اور نظم کے بعد مکرم نائب ناظم اطفال مقامی نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ جس کا مختصر خلاصہ پیش ہے۔ دوران سال حلقہ جات کی سطح پر 65 جلسہ ہائے یوم والدین منعقد کروائے گئے۔ دوران سال کل 64 حلقہ جات کے سہ روزہ تربیتی پروگرام منعقد ہوئے، 48 حلقہ جات میں جلسہ یوم مسیح موعود، 44 حلقہ جات میں جلسہ یوم مصلح موعود اور 43 حلقہ جات میں مجالس سوال و جواب منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ رمضان المبارک میں مستحق افراد میں راشن، نئے کپڑے، گرم جرسیاں اور عیدالفطر کے موقع پر گفٹ پیکس تقسیم کئے گئے اور اس طرح خدمت خلق کے تحت 5 لاکھ، 32 ہزار 163 روپے خرچ کرنے کی توفیق ملی۔ 43 حلقہ جات میں بک بینک کا قیام ہو چکا ہے۔

55 اجتماعی وقار عمل کروائے گئے۔ ایک عشرہ صفائی، 2 ہفتہ شجرکاری اور 4 مثالی وقار عمل بھی کروائے گئے۔ دوران سال 15 آل ربوہ علمی مقابلہ جات اور 2 سیمینارز قرآن کریم اور نماز کے موضوع پر کروائے گئے۔ 74 حلقہ جات میں بعد نماز مغرب تعلیمی و تربیتی کلاس باقاعدہ جاری ہے۔ 10 آل ربوہ ٹورنامنٹس کے انعقاد کی توفیق ملی نیز 12 آل ربوہ انفرادی ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ حلقہ جات میں 418 کلو اجمعیاً، 892 ورزشی مقابلہ جات اور 106 تفریحی ٹرپس کا انعقاد کروایا گیا۔ 1773 اطفال کا طبی معائنہ کروایا گیا۔ دوران سال آل پاکستان ورزشی مقابلہ جات میں 10 اطفال نے ربوہ کی نمائندگی کرتے ہوئے آل پاکستان ورزشی ریلی میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور بہترین علاقہ ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ وقف جدید میں 4027 ننھے مجاہدین ہیں۔ ربوہ میں واقفین نو اطفال کی تعداد 1485 ہے۔ 12 یوم وقف نو منائے گئے۔ واقفین نو بچوں میں علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ 9 حلقہ جات میں صنعتی نمائش لگائی گئی۔ رپورٹ کے بعد محترم مہمان خصوصی نے اپنے مختصر خطاب میں اطفال کو قیمتی نصائح سے نوازا اور پھر اعزاز پانے والے حلقہ جات میں انعامات تقسیم کئے۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ آخر پر مہمانان کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 6۔ دسمبر

طلوع فجر	5:25
طلوع آفتاب	6:52
زوال آفتاب	11:59
غروب آفتاب	5:06

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔ اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔ مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جا سکے۔ ادارہ کو منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خیال رہے کہ منی آرڈر خاکسار کے نام ہو۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہوزری، جنرل، دالیں، چاول اور مصالحہ جات کا مرکز
النور ڈیپارٹمنٹل سٹور
مہران مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ
FREE HOME DELIVERY
پروپرائٹر: رانا احسان اللہ خاں
047-6215227, 0332-7057097

FR-10

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل
طالب دعا: میاں عبدالسمیع، میاں عمر سمیع، میاں سلمان سمیع
81-A سٹیل شیٹ مارکیٹ لنڈا بازار لاہور
Mob:0321-9469946-0321-8469946
TeL:042-7668500-7635082

مغل بینکویٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
Surgical & Arthopedic instruments
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050